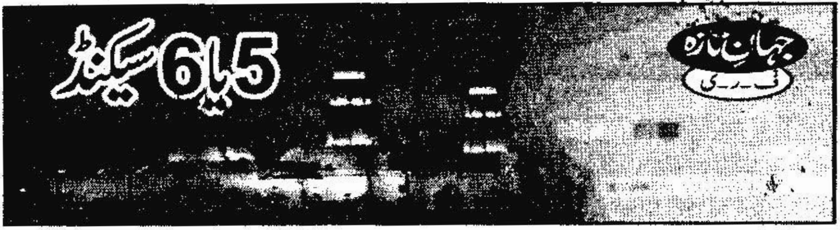

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطری طور پر حریص پیدا فرمایا ہے۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کو سنوارنے اور بہتر بنانے کے لیے حرص اور لالچ کرتے ہیں اس کے لیے وہ اپنے سکون‘ نیند‘ آرام اور بعض اوقات صحت تک کو قربان کر دیتے ہیں۔ لالچ صرف یہی ہوتا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرلوں‘ قرآن کی تلاوت کروں‘ نماز پڑھوں‘ روزے رکھوں‘ اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں تاکہ میری نیکیوں میں اضافہ ہو اور میری آخرت بہتر ہو جائے۔ بعض لوگ اس لالچ میں اپنے خون پسینے کی کمائی بھی خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ لیکن ہماری قسمت دیکھیے کہ ہمیں ایسے لالچیوں سے واسطہ پڑا ہے جن کا لالچ بھی عجیب ہے اور اس کے لیے قربانی بھی عجیب تر۔

مثلاً آپ اپنے حکمرانوں کو ہی دیکھ لیجئے۔ یہ آصف علی زرداری‘ یوسف رضا گیلانی اور ان کے ہمنوا کس چیز کی حرص اور لالچ میں پڑے ہوئے ہیں۔ دنیا کا مال و دولت؟؟؟ اس کے لیے خواہ انہیں اپنے ہی ووٹروں اور بدنصیب قوم کہ جن پر یہ حق حکمرانی کے دعوے دار ہیں کا خون نچوڑ کر ان سے سہولتیں چھین کر اور بنیادی حقوق سے محروم کر کے ہی کیوں نہ حاصل کرنا پڑے۔ حالانکہ اس مال و دولت کے بارے کائنات کے امام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ **الدنیا جیفة وطالبها كلاب** کہ دنیا ایک مردار ہے اور اس کو (ناجائز ذرائع سے) چاہنے یا حاصل کرنے والے کتے ہیں۔ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر ناپسند فرمایا۔ ایسے لالچ کو کہ دنیا کے مال کو مردار سے تشبیہ دی اور ایسے لالچی کو کتا قرار دیا۔ **(اعاذ نا الله منه)**

یہ ایسا لالچ ہے کہ اس کی خاطر حکمرانوں نے‘ شرم‘ حیا‘ دیانت داری‘ کیا کچھ نہیں قربان کر دیا بلکہ اس قدر ڈھیٹ اور بے شرم واقع ہوئے کہ اس راستے میں ہونے والی بے عزتی۔ ذلت و رسوائی اور سزا کو بھی اپنے لیے اعزاز سمجھتے ہیں۔ تبھی تو وزیر اعظم گیلانی کہتے ہیں کہ مجھے سزا 32 سیکنڈ نہیں بلکہ 5 یا 6 سیکنڈ ہوئی ہے۔ کوئی تو اس بے وقوف کو بتائے کہ سزا تو سزا ہی ہوتی ہے خواہ 5 سیکنڈ ہو یا پانچ سال یا صدیاں‘ کیا وزیر اعظم صاحب سمجھتے ہیں کہ بہت بڑی سزا ہوتی تو پھر اس حمار ملتانی پر کچھ بوجھ پڑنا تھا اتنی معمولی سی سزا سے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے شہید اسلام مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی شہید رحمۃ اللہ علیہ پر انہوں نے ایک دفعہ یہ واقعہ سنایا کہ کسی سکھ کو پولیس پکڑ کر لے گئی۔ اور اس کی اچھی خاصی چھترول کر دی۔ جب وہ مار کھانے کے بعد باہر آیا تو دوستوں نے کہا سردار جی آپ کو بڑی مار پڑی ہے۔ پولیس نے بڑا ظلم کیا ہے تو وہ سکھ کہنے لگا کہ پولیس والے مجھے

نہیں مار رہے تھے بلکہ وہ تو کتابیں جھاڑ رہے تھے۔ مجھے تو گیلانی اس سکھ کا ہی دائیں، بائیں سے کوئی رشتہ دار لگتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر کہ اس نے تو سرے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سکھ نے تو سزا کو بھی اپنے لیے بے عزتی سمجھا اس لیے اس نے کہہ دیا کہ مجھے تو مار ہی نہیں رہے تھے اس کا معاملہ تو اس بے وقوف جیسا لگتا ہے جو سائے کے لالچ میں...... بوڑھ کا اگنا بھی گوارہ کر لیتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

قارئین! اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی بے شرمی اور ڈھیٹ پن ہو سکتا ہے کہ جہاں سزا بھی قابل فخر اور اعزاز ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور پھر یہ لالچ بھی کس چیز کا ہے۔ اقتدار و اختیار کا تاکہ اس کی آڑ میں حرام کمائے ہوئے کو تحفظ دیا جائے۔ مزید حرام اکٹھا کرنے کے لیے وقت حاصل کیا جائے حتی کہ اپنے سارے خاندان کے چھوٹوں بڑوں کو ''نک نک'' ڈبونے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیتہ کہ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے پوچھا جائیگا۔ کیا ہمارے حکمرانوں کو کبھی یہ فکر لاحق ہوئی ہے کہ ہمارے ظلم و زیادتی کی وجہ سے کتنے لوگوں نے خودکشی کی۔ کتنے گھروں کے چولہے ٹھنڈے ہوئے۔ کتنے بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا تو ہمارا جواب کیا ہوگا ؟ اور پھر ان دنوں بھی کہ جب وزیر اعظم کو اس اعزاز پر کہ انہیں عدالت عظمیٰ نے قید کی سزا سنائی ہے جو کہ سارا جہان 32 سیکنڈ بیان کرتا ہے لیکن گیلانی صاحب 5 یا 6 سیکنڈ بتاتے ہیں پر مبارکبادیں وصول کر رہے ہیں بلوچستان اور خیبر پی کے میں تو پہلے ہی موت کا رقص جاری تھا اب کراچی جیسا منی پاکستان کہلانے والا شہر بھی جل رہا ہے اور خود حکمران جماعت کے حلقہ انتخاب میں عوام کے ساتھ ساتھ سرکاری اداروں کے افسران و اہل کار بھی بموں، راکٹ لانچروں اور گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ حکمرانوں کو اس کی فکر تک بھی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر وہاں قتل عام ہو رہا ہے اور لوگوں کی املاک جلائی جا رہی ہیں یہ سارا کچھ کیوں ہے؟ صرف اس لیے کہ حکمران لالچ میں پڑے ہوئے ہیں اور اس لالچ میں آ کر شرم و حیا کے ساتھ ساتھ اپنے اتحادیوں کی قربان گاہ پر پوری کی پوری قوم کی قربانی دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہے کوئی اس دنیا میں حکمرانوں کا ہمدرد، خیر خواہ اور محب جو انہیں سمجھائے کہ جس راستے پر تم چل رہے ہو یہ سراسر ہلاکت، تباہی و بربادی کا راستہ ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی کہ جتنے لوگوں کا قتل، مال، املاک، گھربار، کاروبار، تمہاری اس منافقانہ مفاہمتی پالیسی کی بھینٹ چڑھے گا تمہیں قیامت کے دن اس کا جواب دینا ہوگا۔ اور دنیا میں بھی نہ تمہارا اقتدار ہمیشہ رہے گا اور نہ ہی مال و دولت۔

اس لیے اپنی چند روزہ دنیا میں من مانی کرنے کے لیے اپنی آخرت اور دنیا میں مستقبل برباد نہ کرو۔

الیس منکم رجل رشید

Monthly MUHADDIS Lahore
99-J Model Town, Lahore-54700
Phone 5866476, 5866396